© rasailojaraid.com

جامعہ کا جدید تعلیمی نظام

رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر

یوں تو ہر دور میں ہی تعلیم و تربیت کی اہمیت نمایاں رہی ہے مگر عصر حاضر میں اور بھی زیادہ ہوگئی ہے کیونکہ عموماً تعلیمی ادارے ایک کاروبار کا روپ دھار چکے ہیں' جہاں تعلیم تو میسر ہوتی ہے مگر تربیت کا فقدان نظر آتا ہے۔ ایسے حالات میں نسلِ نو کی جدید اور اسلامی اصولوں کے مطابق تعلیم و تربیت کے لئے ہم یہ تعلیمی پروگرام پیش کر رہے ہیں۔ جس میں تعلیم اور ہنر کے ساتھ ساتھ تربیت کا مثالی ماحول فراہم کیا جا رہا ہے تاکہ ایک ایسی نسل کو تیار کیا جا سکے جو نہ صرف انسانی ترقی کے لئے کوشاں رہے بلکہ قیادت کا فریضہ بھی احسن طریقے سے سرانجام دے۔

میرے لئے یہ بات انتہائی خوشی کا باعث ہے کہ جامعہ علوم اثریہ اور اثریہ ماڈل سکول اینڈ کالج جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اسلاف کی روایات سے عبارت ہیں۔ ان میں جہاں ماضی کے درخشاں باب کی آبیاری شامل ہے وہیں ایسے اداروں کا نقشہ پیش کیا گیا ہے جو نسل نو کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ تحقیقی منصوبہ جات کی تکمیل کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ مسجد سے شروع ہو کر بین الاقوامی شہرت یافتہ اسلامی مدرسے اور معاصر اسلامی ادارے' سکول' کالج اور یونیورسٹی کی صورت میں سامنے آنے والے یہ ادارے ایک ایسی نسل کی تربیت کے لیے کوشاں ہیں جو بیک وقت معاصر اور اسلامی علوم وفنون کے زیور سے آراستہ ہوگی۔ ان اداروں کا مقصد مذہبی تعصب اور تشدد سے بالاتر رہتے ہوئے اسلام کے آفاقی پیغام اور وطنِ عزیز کی ترقی کے لئے ایسی ہنرمند اور تعلیم یافتہ نسل کو تیار کرنا ہے جو اسلام اور پاکستان کے چمن کی آبیاری کا فریضہ سرانجام دے اور اہل علاقہ کی فلاح و بہبود میں اپنا قائدانہ کردار ادا کرے۔

اسلامی اصولوں پر سمجھوتا کئے بغیر آج ہم ان اداروں کو روایتی مدرسے کی بجائے جدید تقاضوں کے مطابق استوار کر کے ایک معاصر اسلامی تعلیمی ادارے کی شکل میں پیش کر رہے ہیں تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں ان اداروں کو بہتر طریقے سے چلانے اور صحیح معنوں میں قوم اور ملک کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک طائرانہ جائزہ: یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ دنیا میں وہی قومیں زندہ رہتی ہیں جو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتی ہیں، بدلتے حالات کے تقاضوں سے آگہی رکھتی ہیں اور پھیلتی ہوئی کائنات کی ضرورتوں سے شناسائی پیدا کر کے آپ اپنی حالت کو بدلنے کی سعی کرتی ہیں۔ صرف ایسی قومیں ہی سرخرو ہوتی ہیں جو سچا اور سیدھا نصب العین اپنا کر صحیح اور صاف ستھرے طریق کار کی طرف بڑھنے کی نہ صرف کوشش کرتی ہیں بلکہ اپنی نسلِ نو اور جوانوں کو ایک ایسا راستہ اور پلیٹ فارم عطا کرتی ہیں جس کے ذریعے وہ راہبری اور راہنمائی کا فریضہ ادا کر سکیں۔

تہذیب و تمدن کے اتار چڑھاؤ کا مطالعہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں کرتا ہے کہ وہی تہذیبیں دنیا میں قائم رہتی ہیں جو معاشیات اور اقتصادیات پر نہ صرف اپنا قبضہ مضبوط رکھتی ہیں بلکہ ان ضروری عناصر سے عہدہ برآ ہونے کیلئے ایک ایسا نظام تعلیم اپناتی ہیں جو ان کے بچوں کو اعلیٰ اخلاقی اقدار سے روشناس بھی کرے اور اقتصادیات اور معاشیات کو بھی فروغ دے تاکہ وہ دنیا کا کھل کر مقابلہ کر سکیں۔ یونان کی قدیم تہذیب اور روم و ایران کی تاریخ سے یہی درس ملتا ہے کہ ایک ایسا نظام تعلیم لازمی ہے جو عصری تقاضوں اور معاشی ضرورتوں کو پورا کرے اور اخلاقی قدروں کو بھی نکھارتا جائے کیونکہ معاشی غلبے کے ساتھ اگر معاشرتی قدریں اجاگر نہ ہوں تو بڑی سے بڑی طاقتیں بھی زمین بوس ہو جاتی ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ساتویں صدی عیسوی میں ابھرنے والی دنیا کی سب سے بڑی اور نہایت اہمیت کی حامل تہذیب، جو اسلامی تہذیب کہلائی، پہلے دن سے ہی اس بات سے آگاہ تھی کہ دنیا میں فتح و نصرت اور کامیابی و کامرانی کی طرف بڑھنے کیلئے سب سے پہلا قدم "تعلیم" ہے تب ہی تو اس نے اپنی تہذیب کی بنیاد کا پہلا پتھر "اقرأ" پہ رکھا اور پھر اسی علم و آگہی سے اپنی عمارت تعمیر کی۔ آئیے چل کر اس علم کی ضیا پاشیوں سے نکھرنے والی قوم نے اپنے نوجوانوں کے فن و ہنر سے تہذیب کی اس عمارت کی آرائش و زیبائش کی۔ یوں اگلی تیرہ صدیوں تک اسی تہذیب کی پروردہ نسلوں نے پوری دنیا کی قیادت و سیادت کی سعادت حاصل کی اور تاریخ عالم کی سب سے بڑی اور طویل زندہ و پائندہ تہذیب بن کر ابھری۔ مگر حیف!..... وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کو سربراہان ملت سمجھ نہ سکے اور فتح و کامرانی اور خوشحالی میں ڈوب کر قوم، تہذیب اور وقت کی ضرورتوں سے لاعلم ہو گئے اور پھر ـــ "ثریا سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا"

یوں اپنی تہذیب، ملت اور دین سے بے بہرہ ہو کر ہم غلامی کی زنجیروں میں جکڑے گئے اور ہمارے احساس غلامی کو غلامانہ ذہنیت میں بدلنے کیلئے لارڈ میکالے کے تعلیمی نظام نے کام کیا اور ہم چاروں شانے چت گرے اور ہمارا سفر جو کبھی آفاقی تھا اب پستیوں کی طرف ہونے لگا اور ابھی تک ہم آزاد وطن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حاصل کرنے کے باوجود غلامانہ زندگی گزار رہے ہیں۔

مسلمانوں کی تاریخ میں جب تک تعلیم کا نظام ان حقیقتوں اور ضرورتوں سے آراستہ رہا مسلمان غالب رہے اور جب ہم نے اپنے بچوں کو تجارت کی بنیاد پر چلنے والے اور اخلاقیات سے محروم اداروں کے حوالے کر دیا تو ہم نے اپنی ملت کے شاہینوں کے لیے مولے بننے کا راستہ ہموار کر دیا جس کا نتیجہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا بھر میں مسلمانوں کی رسوائی اور مخلص قیادت کی کمی کی صورت میں نکلا اور ہم آج بھی روز بروز قحط الرجال کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ اگر ہم نے اب بھی اس طرف خصوصی دھیان دے کر اپنے لیے ایسا راستہ نہ چنا جو دینی اور دنیاوی ضرورتوں کو پورا کر سکے تو پھر ہماری داستان بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔

الحمدللہ..... عالم اسلام اور وطن عزیز کی کئی سربرآوردہ شخصیات اور مخلص ہستیاں، اوراق تاریخ کے مطالعے اور عروج وزوال کے ادراک سے اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اس وقت ملت کے عروج اور استقلال کے لیے بڑھائے جانے والے قدموں میں سب سے اہم قدم ان اداروں کا قیام ہے جو ہماری نوجوان نسل کو یقینی اور بے یقینی کے راستوں پر ڈگمگانے کی بجائے عقل وشعور اور فہم وادراک کے یقین سے آراستہ کریں، جہاں وہ جدید عصری علوم سے بہرہ ور بھی ہوں اور سچے اور سُچے مسلمان بھی بن سکیں۔ سائنس وٹیکنالوجی کے میدان میں نہ صرف اپنا لوہا منوا سکیں بلکہ مکمل علم وفن کے ساتھ دنیا کا مقابلہ کر سکیں۔ فنون اور مہارتوں میں وہ ان رائج اداروں سے کہیں آگے بڑھ سکیں تاکہ ہماری اقتصادیات کامیابیوں اور بلندیوں کی طرف رواں دواں ہو سکے اور دینی تعلیم کے حوالے سے اس قابل ہو سکیں کہ علم وآگہی کے ساتھ اسلام کو کائنات کی سب سے بڑی حقیقت کے طور پر مان سکیں اور اس پر عمل پیرا ہو سکیں۔

تاریخی پس منظر: جامعہ علوم اثریہ اور اثریہ ماڈل سکول اینڈ کالج محض تعلیمی ادارے ہی نہیں بلکہ ایک علمی، دعوتی اور فلاحی تحریک ہے جس نے ہمیشہ تعصب اور فرقہ واریت کے فتنے میں پڑے بغیر قرآن وسنت کی تعلیمات پر مبنی دعوت وتربیت کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ ان اداروں نے ذاتی اور سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر ایسے مخلص افراد کو میدانِ عمل میں اتارا ہے جنہوں نے کبھی چلتی ہوا کا رخ دیکھ کر اپنے راستوں کا تعین نہیں کیا بلکہ ہمیشہ حق کے راستے کا انتخاب کیا چاہے انہیں اس کے لئے بادِ مخالف کی تندی کا سامنا ہی کرنا پڑا ہو۔

ان اداروں کی باگ ڈور ہمیشہ ایسے افراد کے ہاتھوں میں رہی ہے جن کے سامنے دنیا کی خوشنودی نہیں بلکہ اللہ کی رضا رہی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ شدید مخالفت اور رکاوٹوں کے باوجود ان اداروں نے نہ صرف اپنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ساکھ کو کافی حد تک بحال رکھا' بلکہ اپنے نظام اور نصاب میں بہتری لا کر سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ بھی کیا۔

1962ء میں جب ولی کامل حضرت مولانا حافظ عبدالغفور جہلمی رحمہ اللہ جہلم تشریف لائے تو انہوں نے یہاں کے مقامی افراد اور انجمن اہل حدیث کے تعاون سے "دارالحدیث" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا اور قرآن وحدیث کی شمع کو روشن کیا۔ چھوٹی سی مسجد میں جب یہ مرد درویش اس ادارے کی بنیادیں مضبوط کر رہا تھا تو وہ اسے ایک عظیم درسگاہ بنانے کا خواب بھی دیکھ رہا تھا جسے اللہ تعالی نے بہت جلد اس کی زندگی میں ہی پورا کر دیا۔ انہوں نے اس ادارے کو ایک عظیم تر ادارہ بنانے کے لئے جامعہ علوم اثریہ کے نام سے 1977ء میں اس کی بنیاد رکھی تو ان کے علمی مقام ومرتبہ اور ادارے کے ساتھ وابستہ افراد کے خلوص اور لگن کا نتیجہ تھا کہ عالم اسلام کے عظیم رہنما امام کعبہ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل (رحمہ اللہ) سنگ بنیاد رکھنے کے لئے 1979ء میں جہلم تشریف لائے اور پانچ سال بعد 1985ء میں دوبارہ بانی جامعہ کی دعوت پر ادارے کا دورہ کیا۔ اسی طرح متحدہ عرب امارات کی ریاست شارجہ کے گورنر عزت مآب الشیخ ڈاکٹر سلطان محمد القاسمی بھی 1983ء میں جہلم تشریف لائے اور انہوں نے جامعہ کے نئے کیمپس کا سنگ بنیاد رکھا۔ ان کے بعد عالم اسلام اور پاکستان کی سینکڑوں معروف شخصیات نے ادارے کا دورہ کیا اور اس کی خدمات کو سراہا۔

بانی جامعہ کے بعد عرب وعجم کی معروف علمی شخصیت حضرت علامہ محمد مدنی رحمہ اللہ نے ادارے کی تعمیر وترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ ان کی وفات کے بعد دور جدید کی ضروریات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم نے جامعہ علوم اثریہ کے نظام اور نصاب کو از سر نو تشکیل دینے کے ساتھ اثریہ ماڈل سکول اینڈ کالج کی بنیاد بھی رکھی۔

نظام اور نصاب: آج ہم ایک ایسے موڑ پر کھڑے ہیں جب والدین ذہنی کشمکش میں مبتلا ہیں کہ بچوں کی تعلیم وتربیت کیلئے کیا قدم اٹھائیں، کس سمت میں سفر کریں، اگر بچوں کو عام کالجوں میں پڑھایا جائے تو عصری علوم پر انہیں دسترس ہو یا نہ ہو لیکن دین کی طرف سے لاعلمی اور بے توجہی لازماً نظر آتی ہیں۔ اگر مروجہ دینی مدارس کا رخ کریں تو علم وتقویٰ کی صورت کچھ بھی رہے جدید عصری علوم سے بچہ بے بہرہ رہ جاتا ہے۔ اس کے دو نقصانات برداشت کرنا پڑتے ہیں، اولاً وہ بچے اسلام کا روزمرہ زندگی پر مکمل اطلاق نہیں کر پاتے اور عموماً مذہب اور معاشرے کے درمیان مطابقت نہیں کر سکتے اور گومگوسی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ثانیاً وہ جدید عصری علوم سے ناواقفیت کی وجہ سے اچھے عہدوں تک رسائی حاصل نہیں کر پاتے اور کاروبار زندگی میں بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔ جامعہ علوم اثریہ اور اثریہ سکول اینڈ کالج اسی خلیج کو پاٹنے کے سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان اداروں میں جہاں طلبہ وطالبات عصری تعلیم کے امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کر کے اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرسکیں گے وہیں کمپیوٹر اور دوسری جدید ضرورتوں سے کماحقہٗ آگاہ ہوسکیں گے اور دوسری طرف قرآن وسنت کی روشنی میں عقیدہ، سیرت، تفسیر، حدیث اور فقہ کے مضامین سے بہرہ مند ہوسکیں گے۔ ان اداروں کے اولین مقاصد میں شامل ہے کہ یہاں سے کامیاب ہوکر نکلنے والا طالب علم نہ تو جدید علوم میں کسی سے پیچھے ہو اور نہ ہی کمپیوٹر اور عصری تقاضوں سے نابلد ہو۔ اسی طرح وہ ایک علم وشعور سے آراستہ مسلمان قوم کا ایک کارآمد اور کامیاب فرد بن سکے گا۔

اداروں کا نظام اور نصاب اس انداز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ وہ جدید عصری علوم کو عام اداروں کی نسبت بہترین اور جدید ترین دریافتوں اور مہارتوں کے ساتھ پیش کرے۔ تمام سمعی و بصری معاونات (Audio and visual adds) کو بروئے کار لا کر بچوں کو علم اور نصاب کی اصل روح سے روشناس کروانا ہمارا یقینی مقصد ہے تا کہ طلبہ وطالبات عملی زندگی میں مکمل اعتماد اور آگاہی کے ساتھ آگے بڑھ کر تمام دنیا کے شانہ بشانہ چل سکیں اور دنیا بھر کے ماہرین علم وہنر کا بلا جھجک مقابلہ کرسکیں۔ دوسری طرف اداروں کا نظام اور نصاب طلبہ وطالبات کو ایک صحیح اور سچا مسلمان بننے میں نہ صرف ممد ومعاون ثابت ہوگا بلکہ انہیں دنیاوی اور دینی شکوک وشبہات سے نکال کر ایک ایسا راسخ العقیدہ مسلمان بنائے گا جو جدید دنیا کا سامنا کرتے ہوئے انہیں کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہونے دے گا بلکہ وہ اسلام سے صحیح سمت کی طرف راہنمائی حاصل کرنے کے قابل بھی ہوں گے۔

تعلیمی پروگراموں کی تفصیل

پرائمری بمعہ اسلامی تربیت (دورانیہ: 5 سال)

داخلہ کے لئے عمر کی حد: 5-6 سال۔

داخلہ کے لئے شرائط: کچھ نہ کچھ لکھنا پڑھنا آتا ہو۔

اس پروگرام کے تحت پرائمری نصاب کی جدید انداز سے تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ اضافی تعلیم دی جائیگی۔

★ مکمل ناظرہ قرآن مجید
★ آخری 2 سپارے حفظ بمعہ تجوید
★ مکمل نماز باترجمہ اور مسنون دعائیں
★ اسلامی اخلاقیات کے بنیادی اصول وضوابط
★ عربی انگلش بول چال
★ کمپیوٹر کی تعلیم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مڈل بمعہ حفظ القرآن (دورانیہ: 3 سال)

داخلہ کے لئے عمر کی حد: 10-12 سال۔

داخلہ کے لئے شرائط: مڈل پاس ہو اور ناظرہ قرآن مجید اچھی طرح پڑھنا آتا ہو۔

اس پروگرام کے تحت مڈل کے نصاب کی جدید انداز سے تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ اضافی تعلیم دی جائے گی۔

★ مکمل قرآن مجید حفظ بمعہ تجوید (کمپیوٹر کی مدد سے) ★ منتخب آیات اور احادیث کا ترجمہ مسنون دعائیں

★ عربی انگلش بول چال ★ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی تعلیم

★ آئمہ حرم کی طرز پر قرآن کریم پڑھنے کی تربیت

★ اسلامی عقائد معاملات اور اخلاقیات کے بنیادی اصول وضوابط

سیکنڈری ایجوکیشن/میٹرک (آرٹس) بمعہ ترجمہ القرآن وابتدائی اسلامی تعلیم (دورانیہ: 2 سال)

داخلہ کے لئے عمر کی حد: 13-15 سال۔

داخلہ کے لئے شرائط: مڈل پاس ہو اور حافظ قرآن ہو یا کم از کم ناظرہ قرآن مجید اچھی طرح پڑھنا آتا ہو۔

اس پروگرام کے تحت میٹرک کے نصاب کی جدید انداز سے تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ اضافی تعلیم دی جائیگی۔

★ مکمل قرآن کریم کا ترجمہ ★ منتخب احادیث حفظ ★ وفاق المدارس سے ثانویہ عامہ

★ عربی انگریزی بول چال ★ انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) میں مہارت

انٹرمیڈیٹ/ایف اے (آرٹس) بمعہ تفسیر القرآن واسلامی تعلیم (دورانیہ: 2 سال)

داخلہ کے لئے عمر کی حد: 15-18 سال۔

داخلہ کے لئے شرائط: میٹرک پاس ہو اور وفاق المدارس سے ثانویہ عامہ کا امتحان پاس کیا ہو یا کم از کم مکمل قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا/پڑھی ہو۔

اس پروگرام کے تحت انٹرمیڈیٹ کے نصاب کی جدید انداز سے تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ اضافی تعلیم دی جائیگی۔

★ مکمل قرآن کریم کی تفسیر ★ حدیث وفقہ کی بنیادی کتب کی تعلیم

★ وفاق المدارس سے ثانویہ خاصہ ★ عربی انگریزی بول چال میں مہارت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بی اے اور ایم اے بمعہ اسلامی علوم وفنون میں مہارت (دورانیہ: 4 سال)

داخلہ کے لئے عمر کی حد: 17-20 سال۔

داخلہ کے لئے شرائط: ایف اے/ ایف ایس سی پاس ہو اور وفاق المدارس سے ثانویہ خاصہ کا امتحان پاس کیا ہو یا کم از کم مکمل قرآن مجید بمعہ تفسیر پڑھا ہو اور عربی وانگریزی بول چال میں مہارت رکھتا/رکھتی ہو۔

اس پروگرام کے تحت بی اے کے نصاب کی جدید انداز سے تعلیم کے ساتھ ساتھ الشہادۃ العالیہ اور الشہادۃ العالمیہ کا امتحان دلوایا جائے گا۔ (وفاق المدارس کی سند (الشہادۃ العالمیہ) کو ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے ایم اے عربی اور اسلامیات کے مساوی تسلیم کیا جاتا ہے)۔

کورس کا خاکہ

- ★ مکمل قرآن کریم کا ترجمہ بمعہ تفسیر اور علوم القرآن واُصول تفسیر
- ★ صحاح ستہ' اصول حدیث اور حدیث کی تحقیق وتخریج کا فن
- ★ فقہ واصول فقہ اور چاروں فقہ کا قرآن وحدیث سے موازنہ
- ★ مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ اور جدید افکار کا تنقیدی مطالعہ
- ★ عربی بول چال میں مہارت' قواعد پر عبور اور عربی ادب کا مطالعہ
- ★ انگریزی بول چال اور انگریزی زبان کے قواعد
- ★ اردو زبان کے قواعد وضوابط اور اردو ادب کا مطالعہ
- ★ ریسرچ کے اصول وضوابط اور طریقہ کار
- ★ فتویٰ اور دعوت وتبلیغ اور مکالمہ کے اصول وضوابط
- ★ آئین وقوانین پاکستان اور ان کا اسلامی قوانین سے موازنہ
- ★ اقتصاد وتجارت کے مروجہ اور اسلامی نظاموں کا مطالعہ اور تقابل
- ★ سیاسیات عالم' بین الاقوامی تعلقات اور پیس اسٹڈیز
- ★ کمپیوٹر' میڈیا اور سوشل میڈیا کے بہتر استعمال کی تربیت
- ★ تصنیف وتالیف اور عربی اردو اور انگریزی زبان میں ترجمہ کی تربیت
- ★ جدید سائنسی تحقیقات' نظام شمسی' خلائی تحقیقات' علم الارض اور علم البحار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

★ میڈیکل سائنس کے بنیادی اصول وضوابط

★ مینجمنٹ سائنس کے قواعد وضوابط

جامعہ کی اسناد کی حیثیت جامعہ اور وفاق المدارس کی اسناد نہ صرف قومی بلکہ بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں قابل قبول ہیں۔ جامعہ سے فراغت حاصل کرنے والے سینکڑوں طلبہ وطالبات دیگر یونیورسٹیوں سے اعلیٰ تعلیم مکمل کر چکے ہیں۔ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کے علاوہ دیگر سعودی یونیورسٹیوں اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں اس وقت بھی جامعہ سے فارغ التحصیل طلبہ وطالبات زیر تعلیم ہیں۔

خوبصورت کیمپس برائے طلبہ وطالبات دونوں کیمپس (برائے طلبہ وطالبات) جہلم کی خوبصورت ترین عمارتیں ہی نہیں بلکہ اعلیٰ ترین ادارے بھی ہیں جہاں طلبہ وطالبات کو الگ الگ تعلیم دی جاتی ہے۔ اب تک ہزاروں طلبہ وطالبات ان اداروں سے استفادہ کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ تا حال جاری وساری ہے۔

کیمپس میں جدید کمپیوٹر لیب' خوبصورت کشادہ کلاس رومز' ہاسٹل' کانفرنس ہال' ڈائننگ روم' گیسٹ روم' دفاتر' گارڈن اور سٹاف کیلئے رہائش گاہوں کے علاوہ ڈسپنسری بھی ہے اسی طرح اس ادارے کے ساتھ منسلک باقاعدہ ہاسپٹل اور چالیس کے قریب مساجد کی صورت میں ہر محلہ میں پھیلا ہوا نیٹ ورک بھی موجود ہے۔

ہاسٹل اور میس مضافات سے آنے والے طلبہ وطالبات کے لئے الگ الگ بہترین ہاسٹل اور میس کی سہولت موجود ہے۔

لائبریری جامعہ میں ایک وقیع اسلامی اور تحقیقی لائبریری قائم ہے جس میں عربی' اردو' فارسی اور انگریزی زبان کی کتب کا ایک قابل قدر ذخیرہ موجود ہے اور صدیوں پرانے عربی' فارسی اور اردو کے سینکڑوں نادر مخطوطات بھی موجود ہیں جو تشنگانِ علم ودانش کی دلچسپی کا باعث ہیں۔

اثریہ ریسرچ سینٹر تحقیقی کاموں کی حوصلہ افزائی اور عوام الناس کی بہتر رہنمائی کے لئے یہ سینٹر دن رات مصروف عمل ہے۔ جس کی طرف سے کئی تحقیقی کتب کی تصنیف وتالیف اور تراجم مکمل اور شائع ہو چکے ہیں۔

قاری عبدالقہار کو صدمہ

مورخہ 18 فروری بروز ہفتہ جامعہ کے مدرس قاری عبدالقہار امام مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث کے والد غلام قدیر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک اور بااخلاق انسان تھے۔ وفات سے قبل یہاں جہلم میں اپنے بیٹے کے پاس ٹھہرے رہے اور واپسی پر راستے میں ان کی موت واقع ہوئی۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

© rasailojaraid.com